سوال

بریلوی حضرات سے رفع الیدین کے متعلق سوالات

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی خدمت اقدس میں 10 سوال روانہ کردئیے ہیں آپ برائے مہربانی صحیح احادیث سے حل فرما کر میرے ایڈریس پر روانہ کردیں؟ یہ سوال بریلوی حضرات کی طرف سے عدم رفع الیدین کے متعلق ہیں؟

(1) کیا رسول اللہ ﷺ کا آخری عمر شریف تک رفع الیدین کرنا ثابت ہے۔

(2) خلفاء راشدین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے علیحدہ علیحدہ ان کےاپنے اپنے دور میں رفع الیدین کرنا ثابت ہے؟

(3) امام طحاوی رحمہ اللہ، علامہ عینی رحمہ اللہ اور امام ابن ہمام رحمہ اللہ نے جو بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالہ سے رفع الیدین کے منسوخ ہونے کا دعویٰ کیا ہے کیا یہ صحیح نہیں ہے؟

(4) علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ نے جو عمدۃ القاری شرح بخاری میں لکھا ہے۔ اِنَّہ ابتَدائِیُ الْاِسْلاَمِ ثُمَّ نُسِخَہ رفع الیدین ابتداء اسلام میں تھا پھر منسوخ کردیا گیا؟

(5) اسلام کے ابتدائی زمانہ میں جب لوگ نئےنئے مسلمان ہوئے تھے اوران میں سے بعض لوگ نماز پڑھتے وقت اپنی بغلوں میں بت دبائے رکھتے تھے تب ہی تو رسول اللہ ﷺ نے رفع الیدین کا حکم دیا تھا اور بعد میں رفع الیدین منسوخ کردیا تھا جیسا کہ علامہ عینی رحمہ اللہ نے شرح بخاری میں اس کا منسوخ ہونا لکھا ہے۔

(6) بخاری شریف جلد اول ص 74 میں ہے۔ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ ﷺ کَانَ یُصَلِّیْ وَہُوَحَامِلٌ اُمَامَۃَ: کہ حضور ﷺ امامہ رضی اللہ عنہ کو (جو کہ آپ ﷺ کی نواسی تھی) اٹھا کر نماز پڑھتے تھے یہاں بھی کَانَ یُصَلِّیْ ہے اور رفع الیدین کی حدیث میں بھی کَانَ یُصَلِّی ہے۔ اگر رفع الیدین ہر نماز میں سنت ہے۔ تو نواسی کو اٹھانا بھی ہر نماز میں سنت ہونا چاہیے؟

(7) حضرت علقمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں۔ پھر نماز پڑھی اور ایک بار کے سوا ہاتھ نہ اٹھائے۔ (ترمذی شریف جلد اول ص35 ابوداؤد جلد اول ص109 اور نسائی شریف ص 117)

امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے اور فرمایا کہ اس حدیث پر بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کا عمل ہے۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

(8) حضرت علقمہ رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی۔ نہ تو حضور ﷺ نے نہ صدیق رضی اللہ عنہ نے نہ فاروق رضی اللہ عنہ نے رفع الیدین کیا سوا تکبیر تحریمہ کے؟ (دار قطنی جلد اول ص11)

(9) مولانا صفدر سر فراز گکھڑوی کے شاگرد رشید مناظر اسلام مولانا امین اوکاڑوی اپنی کتاب (مسئلہ رفع الیدین) میں عدم رفع الیدین پر قرآن مجید سے دلیل پش کرتے ہیں۔ اَلَّذِیْنَ قِیْلَ لَهُمْ کُفُّوْٓا اَیْدِیَکُمْ وَاَقِیْمُوا الصَّلَاةَ ترجمہ مولانا امین صاحب اے ایمان والو !اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھو جب تم نماز پڑھو۔ (النساء 77)

(10) مسلم شریف میں ہے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم پر رسول اللہ ﷺ نکلے اور فرمایا کیا ہے۔ مجھے کہ میں تجھے رفع الیدین کرتا ہوا دیکھتا ہوں۔ گویا کہ سرکش گھوڑوں کے دم ہیں۔ نماز میں آرام کیا کرو۔ اگر رفع الیدین قبل رکوع۔ بعد از رکوع پہلے کرتے بھی تھے تو مسلم شریف کی اس حدیث سے ممانعت ہوگئی۔ بعض حضرات جو یہ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں بوقت سلام اشارہ کرکے رفع الیدین کرنے کی ممانعت ہے ان کا خیال غلط ہے۔ اس لیے کہ وہ حدیث جس میں بوقت سلام اشارہ کرنے کی ممانعت ہے۔ وہ دوسری ہے اس حدیث میں تو رفع الیدین کا ذکر ہے اور دوسری حدیث میں رفع الیدین کا ذکر نہیں بلکہ ایماً بالیدین کا ذکر ہے کسی روایت میں تو ''تُؤْمُوْنَ'' ہے۔

کسی میں تُشِیْرُوْنَ اور اس حدیث میں اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ رفع الیدین نماز میں تھا جس کی ممانعت ہوئی اور سکون کا حکم فرمایا علامہ کاسانی حنفی۔ بدائع الصنائع جلد اول ص 207 میں لکھتے ہیں؟ رُوِيَ اَنَّہ ﷺ رَاٰي بَعْضَ اَصْحَابِہ یَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَھُمْ عِنْدَ الرُّکُوْعِ وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّاْسِ اُسْکُنُوْا فِی الصَّلَاۃ وَفِی رِوَایَۃٍ قَارُوْا فِی الصَّلٰوۃ

مہربانی فرماکر ترتیب کے ساتھ ان سوالوں کا جواب حدیث کے مطابق دیا جائے (طالب جواب)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دس سوالوں کے جواب ترتیب وار مندرجہ ذیل ہیں بتوفیق اللہ تبارک وتعالیٰ وعونہ۔

(1) حنفی لوگ وتروں کی تیسري رکعت میں رفع الیدین کرتے ہیں سوال ہے کیا رسول اللہ ﷺ کا وتروں کی تیسری رکعت میں آخری عمر شریف تک رفع الیدین کرنا ثابت ہے؟ اگر ہے تو دلیل پش کریں اگر نہیں تو پھر رکوع والے رفع الیدین کے متعلق یہ آخری عمر شریف والا سوال کیوں؟ تو انصاف کا تقاضا ہے کہ وتروں کی تیسری رکعت والے رفع الیدین کا رسول اللہ ﷺ کی آخری عمر شریف تک ہونا ثابت کریں یا پھر رکوع والا رفع الیدین بھی شروع کر دیں کیونکہ اس کو آپ رسول اللہ ﷺ سے ثابت تو تسلیم فرما رہے ہیں صرف اس کے آخری عمر شریف تک ہونے کے ثبوت کو محل نظر قرار دے رہے ہیں اور آخری عمر شریف تک بلکہ پوری عمر شریف میں صرف ایک دفعہ وتروں کی تیسری رکعت والے رفع الیدین کو بھی ابھی تک آپ ثابت نہیں کر پائے اس کے باوجود آپ وہ کر رہے ہیں رہا رکوع والے رفع الیدین کے منسوخ ہونے کا دعویٰ تو وہ درست نہیں۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے

''جب آپ ﷺ رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے''

اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہی ہے

''جب آپ ﷺ دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کرتے'' (بخاری۔ الاذان۔ باب رفع الیدین فی التکبیر۔ الاولی مع الافتتاح سواء۔ مسلم۔ الصلاۃ۔ باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین) اور معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا آخری عمر شریف تک رکوع کرنا، رکوع سے سر اٹھانا اور دو رکعتوں سے اٹھنا ثابت ہے لہٰذا رسول اللہ ﷺ کا آخری عمر

شریف تک ان تینوں مقاموں میں رفع الیدین کرنا بھی ثابت ہوا۔

پھر افتتاح نماز والا رفع الیدین حنفی لوگ بھی کرتے ہیں آیا ان کے نزدیک اس رفع الیدین کو رسول اللہ ﷺ کا آخری عمر شریف تک کرنا ثابت ہوچکا ہے؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو دلیل پیش فرمائیں ورنہ رکوع والے رفع الیدین کی طرح اس کو بھی چھوڑ دیں اگر آپ فرمائیں کہ رکوع والا رفع الیدین منسوخ ہوچکا ہے تو یہ محض آپ کا اور آپ کے ہمنواؤں کا دعویٰ ہی ہے دلیل اس کی کوئی نہیں۔

بعض حنفی تکبیرات عیدین میں بھی رفع الیدین کرتے ہیں ان سے پوچھنا چاہیے کیا تکبیرات عیدین میں رسول اللہ ﷺ کا آخری عمر شریف تک رفع الیدین کرنا ثابت ہے؟ جواب اثبات میں ہے تو دلیل پیش کریں ورنہ اس رفع الیدین کو چھوڑ دیں کیونکہ رکوع والے رفع الیدین کو انہوں نے صرف اس لیے چھوڑ رکھا ہے کہ وہ ان کے نزدیک آخری عمر شریف تک ثابت نہیں جیسا کہ سوال سے ظاہر ہے۔

(2) حنفی وتروں کی تیسری رکعت میں رفع الیدین کرتے ہیں کیا خلفاء راشدین حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے علیحدہ علیحدہ ان کے اپنے اپنے دور میں وتروں کی تیسری رکعت میں رفع الیدین کرنا ثابت ہے؟ اگر ہے تو دلیل پیش کریں ورنہ اس کو بھی چھوڑ دیں یا رکوع والا رفع الیدین شروع کر دیں کیونکہ رکوع والے رفع الیدین کا رسول اللہ ﷺ اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم سے نفس ثبوت آپ کے ہاں بھی تسلیم شدہ ہے صرف آپ کو ان سے آپ کی مندرجہ بالا شروط وقیود سے ثبوت میں کلام ہے ورنہ سوالوں میں آپ یہ قیود وشروط ذکر نہ فرماتے جبکہ آپ کی مندرجہ بالا قیود وشروط کا اہل اسلام کے لیے رفع الیدین پر عمل کرنے کے لیے نہ ثبوت ضروری ہے نہ اثبات باقی دعویٰ نسخ درست نہیں۔

(3) امام طحاوی، علامہ عینی اور امام ابن ہمام نے جو بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالہ سے رفع الیدین کے منسوخ ہونے کا دعویٰ کیا ہے وہ صحیح نہیں کیونکہ وہ بلا دلیل ہے مولانا عبدالحی حنفی لکھنوی التعلیق الممجد کے ص 89 پر لکھتے ہیں: ''وَاَمَّا دَعْوٰی نَسْخِہٖ کَمَا صَدَرَ عَنِ الطَّحَاوِی مُغْتَرًّا بِحُسْنِ الظَّنِّ بِالصَّحَابَۃِ التَّارِکِیْنَ وَابْنِ الْھُمَامِ وَالْعَیْنِی وَغَیْرِھِمْ مِنْ اَصْحَابِنَا فَلَیْسَتْ بِمُبَرْھَنٍ عَلَیْھَا بِمَا یَشْفِی الْعَلِیْلَ وَیَرْوِي الْغَلِیْلَ'' نیز اسی صفحہ پر لکھتے ہیں ''لَا یُجْتَرَأُ بِنَسْخِ اَمْرٍ ثَابِتٍ عَنْ رَسُوْلِ ﷺ بِمُجَرَّدِ حُسْنِ الظَّنِّ بِالصَّحَابِیِّ مَعَ اِمْکَانِ الْجَمْعِ بَیْنَ فِعْلِ الرَّسُوْلِ وَفِعْلِہٖ'' ''خلاصہ یہ ہے کہ رفع الیدین کو منسوخ کہنے کی کوئی دلیل نہیں ہے''

(4) علامہ عینی نے اس دعویٰ کے بعد لکھا ہے ''وَالدَّلِیْلُ عَلَیْہِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ الزُّبَیْرِ رَاٰی رَجُلًا یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِی الصَّلَاۃِ عِنْدَ الرُّکُوْعِ وَعِنْدَ رَفْعِ رَأْسِہٖ مِنَ الرُّکُوْعِ فَقَالَ لَہٗ: لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ ھٰذَا شَیْئٌ فَعَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثُمَّ تَرَکَہٗ'' علامہ موصوف نے نہ تو اس روایت کی سند نقل کی ہے اور نہ کسی کتاب کا حوالہ دیا ہے جس میں سند دیکھی جاسکے مولانا عبدالحی لکھنوی حنفی التعلیق الممجد کے صفحہ نمبر 89 پر لکھتے ہیں ''ھٰذَا الْاَمْرُ لَمْ یَجِدْھَا الْمُخَرِّجُوْنَ الْمُحَدِّثُوْنَ مُسْنَدًا فِیْ کُتُبِ الْحَدِیْثِ'' مزید لکھتے ہیں ''مَا لَمْ یُوْجَدْ سَنَدُ اَثَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ الزُّبَیْرِ فِیْ کِتَابٍ مِنْ کُتُبِ الْحَدِیْثِ الْمُعْتَبَرِ؟ کَیْفَ یُعْتَبَرُ بِہٖ بِمُجَرَّدِ حُسْنِ الظَّنِّ بِالنَّاقِلِیْنَ''

رہا علامہ عینی کا قول ''وَیُؤَیِّدُ النَّسْخَ مَا رَوَاہُ الطَّحَاوِيُ'' الخ تو اس کا جواب سوال 3 کے جواب میں آچکا ہے۔

(5) اس بتوں والی کہانی کی سند بیان فرمائیں مجھے تو ابھی تک اس کہانی کی کوئی سند نہیں ملی پھر غور فرمائیں جو لوگ افتتاح صلاۃ والے رفع الیدین کے وقت بغلوں کے بتوں کو گرنے نہیں دیتے آیا وہ رکوع والے رفع الیدین میں ان کو گرنے دیں گے پھر جب وتروں کی تیسری رکعت میں پہنچتے تو کیا وہ بتوں کو اٹھا کر پھر بغلوں میں دبا لیتے تھے تو اس واقعہ کو اگر تسلیم کر لیا جائے تو پھر افتتاح صلاۃ اور وتروں کی تیسری رکعت والے رفع الیدین سمیت کل رفع الیدین منسوخ قرار پاتے ہیں آیا آپ ہر رفع الیدین کو منسوخ مانتے ہیں؟

(6) یہ سوال ان پر وارد ہو سکتا ہے جو کَانَ یَفْعَلُ سے استدلال کرتے ہیں جب کہ جواب اس کا بھی موجود مگر ہم کَانَ یَفْعَلُ سے استدلال نہیں کرتے لہٰذا ہم پر یہ سوال وارد ہی نہیں ہوتا ہم اپنا استدلال پہلے ذکر کر آئے ہیں سوال نمبر 1 کا جواب پڑھ لیں۔

(7) امام ترمذی نے واقعی اس حدیث کو حسن کہا ہے مگر حسن کہنے سے پہلے اسی حدیث کے متعلق انہوں نے عبداللہ بن مبارک کا قول ''لم یثبت'' بھی تو نقل فرمایا ہے چنانچہ امام

ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَکِ : قَدْ ثَبَتَ حَدِيْثُ مَنْ يَرْفَعُ وَذَکَرَ حَدِيْثَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ ، وَلَمْ يَثْبُتْ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَرْفَعْ اِلاَّ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الآمُلِيُّ ثَنَا وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِکِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَکِ'' اگر کوئی صاحب فرمائیں کہ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دے کر عبداللہ بن مبارک کے قول ''لَمْ يَثْبُتْ'' کی تردید فرمادی ہے توجواباًگزارش ہے امام ترمذی کا کسی حدیث کو حسن کہنا اس کے لَمْ يَثْبُتْ ہونے کے منافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ مجتمع ہوسکتا ہے جیسا کہ امام ترمذی کی اپنے نزدیک حسن کی تعریف سے واضح ہے چنانچہ وہ علل صغیر میں لکھتے ہیں ''وَمَا ذَکَرْنَا فِي هٰذَا الْکِتَابِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ فَاِنَّمَا أَرَدْنَا حُسْنَ اِسْنَادِهِ عِنْدَنَا کُلُّ حَدِيْثٍ يُرْوٰي لاَ يَکُوْنُ فِي اِسْنَادِهِ مَنْ يُتَّهَمُ بِالْکَذِبِ وَلاَ يَکُوْنُ الْحَدِيْثُ شَاذًّا وَيُرْوٰي مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ نَحْوَ ذٰلِکَ فَهُوَ عِنْدَنَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ'' تو یہ حدیث امام ترمذی کے نزدیک حسن لَمْ يَثْبُتْ ہے حسن ثبت نہیں۔ باقی رہی موقوف ، مقطوع اور ائمہ کے اقوال واعمال تووہ دین میں حجت نہیں خصوصاًجب وہ ثابت شدہ مرفوع احادیث کے ساتھ متصادم ومتعارض ہوں۔

(8) دار قطنی ہی نے اس روایت کو بیان کرنے کے بعد لکھا ہے ''تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ وَکَانَ ضَعِيْفًا عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ، وَغَيْرُ حَمَّادٍ يَرْوِيْهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مُرْسَلاً عَنْ عَبْدِ اللهِ مِنْ فِعْلِهِ غَيْرَ مَرْفُوْعٍ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ الصَّوَابُ'' سائل نے اس روایت کو دار قطنی میں دیکھ لیا تو انہیں اس کے بعد امام دار قطنی کا فیصلہ بھی دیکھ لینا چاہیے تھا اور روایت نقل کرنے کے ساتھ اس فیصلہ کو بھی نقل کرنا چاہیے تھا۔

(9) ''اے ایمان والو اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھو جب تم نماز پڑھو'' قرآن مجید کی کسی آیت یا آیت کے کسی حصہ کا ترجمہ نہیں۔ جو آیت سوال نامہ میں درج کی گئی ہے اس کا بھی یہ ترجمہ نہیں ہے لہذا سائل کی ذمہ داری ہے کہ وہ بذات خود یا مولانا امین صاحب اوکاڑوی یا ان کے استاذ رشید مولانا صفدر سر فراز صاحب گکھڑوی سے دریافت فرما کر قرآن مجید کی وہ آیت لکھیں جس کا ترجمہ ہو ''اے ایمان والو اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھو جب تم نماز پڑھو''۔

(10) اس حدیث میں کوئی ایک لفظ بھی ایسا نہیں ہے جو اس کے رکوع والے رفع الیدین کے متعلق ہونے پر دلالت کرتا ہو اس لیے اس حدیث سے استدلال کرنے سے پہلے اس کے رکوع والے رفع الیدین کے متعلق ہونے کو ثابت کریں آپ کی بات ''وہ حدیث جس میں بوقت سلام اشارہ کرنے کی ممانعت ہے وہ دوسری ہے'' درست مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ پہلی حدیث (جو آپ نے نقل فرمائی) رکوع والے رفع الیدین کے متعلق ہو بدائع الصنائع کے حوالہ سے جو روایت آپ نے نقل فرمائی وہ اس کی دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ وہ بلاسند ہے آپ پر لازم ہے کہ اس کی سند پیش کریں۔

پھر غور کا مقام ہے آیا وتروں کی تیسری رکعت میں رفع الیدین بھی ''سرکش گھوڑوں کے دم ہیں'' کا مصداق ہے یا نہیں ؟ نیز وہ ''اُسْکُنُوْا فِي الصَّلاَةِ'' کے منافی ہے یا نہیں ؟ اگر ہے تو حنفی لوگ اسے بھی چھوڑ دیں اور اگر نہیں تو رکوع والے رفع الیدین پر نکتہ چینی کیوں ؟ جبکہ وتروں کی تیسری رکعت والا رفع الیدین رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہی نہیں اور رکوع والا رفع الیدین رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے منسوخ بھی نہیں نہ اس حدیث سے اور نہ ہی کسی اور حدیث سے۔

پھر سائل نے بار بار رکوع والے رفع الیدین کو منسوخ کہا اور قرار دیا اور معلوم ہے کہ جو چیز منسوخ ہو وہ قبل از نسخ مشروع ہوتی ہے اور مشروع چیز کا مذاق نہیں اڑایا جاتا اور نہ ہی اس کو مذموم چیز کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے تو اگر یہ حدیث رکوع والے رفع الیدین کے لیے ناسخ ہوتی یا اس سے ممانعت کے لیے ہوتی تو اس میں ''کَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ'' الفاظ نہ ہوتے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کسی مشروع چیز کے متعلق ایسے الفاظ استعمال نہیں فرما سکتے۔ اس مسئلہ پر مزید تفصیل و تحقیق کی خاطر میری کتاب ''مسئلہ رفع الیدین'' کا مطالعہ فرمائیں ان شاء اللہ بہت فائدہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سعادت دارین سے ہمکنار فرمائے آمین یا رب العالمین

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل

نماز کا بیان ج1ص173